

کرتا، چہ جائیکے یہ مال اللہ کا مال ہے۔

مَالُ اللّٰهِ.

دیکھو بغیر کسی حق کے دادو، ش کرنا بے اعتدالی اور فضول خربجی ہے اور یہ اپنے مرتكب کو دنیا میں بلند کر دیتی ہے، لیکن آخرت میں پست کرتی ہے اور لوگوں کے اندر عزت میں اضافہ کرتی، مگر اللہ کے نزد یک ذلیل کرتی ہے۔ جو شخص بھی مال کو بغیر استحقاق کے یا نا اہل افراد کو دے گا اللہ سے ان کے شکریہ سے محروم ہی رکھے گا اور ان کی دوستی و محبت بھی دوسروں ہی کے حصہ میں جائے گی اور اگر کسی دن اس کے پیروں پھسل جائیں (یعنی فقر و تکلفتی اسے ٹھیر لے) اور اتنی امداد کا محتاج ہو جائے تو وہ اس کیلئے بہت ہی بڑے ساتھی اور کمینے دوست ثابت ہوں گے۔

--☆☆--

### (۱۲۵) خطبہ

#### خوارج کے متعلق فرمایا

اگر تم اس خیال سے باز آنے والے نہیں ہو کہ میں نے غلطی کی اور گمراہ ہو گیا ہوں تو میری گمراہی کی وجہ سے اممت محمدؐ کے عام افراد کو کیوں گمراہ سمجھتے ہو؟ اور میری غلطی کی پاداش نہیں کیوں دیتے ہو؟ اور میرے گناہوں کے سبب سے نہیں کیوں کافر کہتے ہو؟ تواریں کندھوں پر اٹھائے ہر موقع و بے موقع جگہ پر وار کئے جا رہے ہو اور بے خطاؤں کو خطکاروں کے ساتھ ملائے دیتے ہو۔

حالانکہ تم جانتے ہو کہ رسول ﷺ نے جب زانی کو سنگسار کیا تو نماز جنازہ بھی اس کی پڑھی اور اس کے وارثوں کو اس کا ورثہ بھی دلوایا اور قاتل سے قصاص لیا تو اس کی میراث اس کے گھروں کو دلاتی، چور کے ہاتھ کاٹے اور زنانے غیر محسنة کے مرتكب کو تازیانے لگوائے تو اس کے ساتھ انہیں مال غنیمت میں سے حصہ بھی دیا اور انہوں نے (مسلمان ہونکی حیثیت سے) مسلمان عورتوں سے نکاح بھی کئے۔

اَلَا وَ إِنَّ إِعْطَاءَ الْمُبَالِغِ فِي غَيْرِ حَقِّهِ  
تَبَذِّيْرٌ وَ إِسْرَافٌ، وَ هُوَ يَرْفَعُ صَاحِبَهُ فِي  
الدُّنْيَا وَ يَضْعُهُ فِي الْآخِرَةِ، وَ يُكْرِمُهُ فِي  
النَّاسِ وَ يُهْمِنُهُ عِنْدَ اللّٰهِ، وَ لَمْ يَصْبَحْ امْرُؤٌ  
مَالَهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ وَ لَا عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ إِلَّا  
حَرَمَهُ اللّٰهُ شُكْرُهُمْ وَ كَانَ لِغَيْرِهِ وُدُّهُمْ،  
فَإِنْ زَلَّتْ بِهِ النَّعْلُ يَوْمًا فَأَحْتَاجَ إِلَى  
مَعْوَنَتِهِمْ فَشَرَّ خَدِيْرِينَ وَ الْأَمْرُ خَلِيلٍ!

-----☆☆-----

(۱۲۵) وَمِنْ كَلَامِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

لِلْخَوَارِجِ أَيْضًا

فَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا أَنْ تَرْعِمُوا إِلَيْيَّ أَخْطَلُتُ وَ  
ضَلَّلْتُ، فَلِمَ ثُضِّلُلُونُ عَامَّةً أُمَّةً مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
بِضَلَالِيِّ، وَ تَأْخُذُونَهُمْ بِخَطْئِيِّ، وَ  
تُكَفِّرُونَهُمْ بِدُنُوُّيِّ! سُيُوفُكُمْ عَلَى  
عَوَاتِقِكُمْ تَضَعُوتُهَا مَوَاضِعَ الْبُزُّءِ وَ السُّقْمِ،  
وَ تَخْلِطُونَ مَنْ أَذْنَبَ بِمَنْ لَمْ يُذْنِبْ.

وَ قُدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
رَحْمَمَ الرَّازِيَ الْمُحْسِنَ، ثُمَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
ثُمَّ وَرَثَهُ أَهْلَهُ، وَ قَتَلَ الْقَاتِلَ وَ  
وَرَثَ مِيرَاَثَهُ أَهْلَهُ، وَ قَطَعَ السَّارِقَ  
وَ جَلَدَ الرَّازِيَ غَيْرَ الْمُحْسِنِ ثُمَّ  
فَسَمَ عَلَيْهِمَا مِنَ الْفُعُّ وَ نَكَحَا

اس طرح رسول اللہ ﷺ نے ان کے گناہوں کی سزا ان کو دی اور جو ان کے بارے میں اللہ کا حق (حد شرعی) تھا سے جاری کیا، مگر انہیں اسلام کے حق سے محروم نہیں کیا اور نہ اہل اسلام سے ان کے نام خارج کئے۔ اس کے بعد (ان شر انگیزیوں کے معنی یہ ہیں کہ) تم ہو ہی شرپسند اور وہ کہ جنہیں شیطان نے اپنی مقصد برآری کی راہ پر لگا رکھا ہے اور گمراہی کے سننان بیباں میں لا پھیکا ہے۔

(یاد رکھو کہ) میرے بارے میں دو قسم کے لوگ تباہ و بر باد ہوں گے: ایک حد سے زیادہ چاہنے والے جنہیں محبت (کی افراط) غلط راستے پر لگا دے گی اور ایک میرے مرتبہ میں کمی کر کے دشمنی رکھنے والے کہ جنہیں یہ عناد حق سے بے راہ کر دے گا۔ میرے متعلق درمیانی راہ اختیار کرنے والے ہی سب سے بہتر حالت میں ہوں گے۔ تم اسی راہ پر مجھے رہو اور اسی بڑے گروہ کے ساتھ لگ جاؤ۔ چونکہ اللہ کا ہاتھ اتفاق و تحریر کھنے والوں پر ہے اور تفرقہ و انتشار سے باز آ جاؤ اس لئے کہ جماعت سے الگ ہو جانے والا شیطان کے حصہ میں چلا جاتا ہے، جس طرح گلہ سے کٹ جانے والی بھیڑ بھیڑ یے کوٹ جاتی ہے۔

خبردار! جو بھی ایسے نعرے لگا کہ اپنی طرف بلائے اسے قتل کر دو، اگرچہ وہ اسی عمامہ کے نیچے کیوں نہ ہو (یعنی میں خود کیوں نہ ہوں) اور وہ دونوں حکم (ابوموتی و عمر و ابن عاص) تو صرف اس لئے ثالث مقرر کئے گئے تھے کہ وہ انہی چیزوں کو زندہ کریں جنہیں قرآن نے زندہ کیا ہے اور انہی چیزوں کو نیست و نابود کریں جنہیں قرآن نے نیست و نابود کیا ہے۔ کسی چیز کے زندہ کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس پر تیکتی کے ساتھ متحرہ ہو جائے اور اس کے نیست و نابود کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے علیحدگی اختیار کر لی جائے۔ اب اگر قرآن ہمیں ان لوگوں

الْمُسْلِمَاتِ فَأَخْذَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذُنُوبِهِمْ، وَ أَقَامَ حَقَّ اللَّهِ فِيهِمْ، وَ لَمْ يَسْتَعْهُمْ سَهْمَهُمْ مِنَ الْإِسْلَامِ، وَ لَمْ يُخْرِجْ أَسْيَاءَهُمْ مِنْ بَيْنِ أَهْلِهِ . ثُمَّ أَنْتُمْ شَرَارُ النَّاسِ، وَ مَنْ رَمَى بِهِ الشَّيْطَنُ مَرَأِيَةً، وَ ضَرَبَ بِهِ تَيْمَةً! .

وَ سَيَهْلِكُ فِي صِنْفَانِ: مُحِبٌ مُفْرِطٌ يَذَهَبُ بِهِ الْحُبُّ إِلَى غَيْرِ الْحَقِّ، وَ مُبِغْضٌ مُفْرِطٌ يَذَهَبُ بِهِ الْبُغْضُ إِلَى غَيْرِ الْحَقِّ، وَ خَيْرُ النَّاسِ فِي حَالٍ النَّمْطُ الْأَوْسَطُ فَالْزَمُوْدُ، وَ الزَّمُوا السَّوَادُ الْأَعْظَمُ، فَإِنَّ يَدَ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَ إِيَّاكُمْ وَ الْفُرْقَةَا فَإِنَّ الشَّاذَّ مِنَ النَّاسِ لِلشَّيْطَنِ، كَمَا آنَّ الشَّاذَّ مِنَ الْغَنَمِ لِلذِّلَّتِ.

آلا مَنْ دَعَاهُ إِلَى هَذَا الشِّعَارِ فَاقْتُلُوهُ، وَ لَوْ كَانَ تَحْتَ عِيَامَتِي هَذِهِ، وَ إِنَّا حُكْمَ الْحَكَمَانِ لِيُحْيِيَا مَا أَحْيَا الْقُرْآنُ، وَ يُبْيِّنَا مَا أَمَّتَ الْقُرْآنُ، وَ إِحْيَا وُهُ الْإِجْتِمَاعُ عَلَيْهِ، وَ إِمَاثَتُهُ الْإِفْتَرَاقُ عَنْهُ، فَإِنَّ جَرَّانَ الْقُرْآنِ إِلَيْهِمْ

(کی اطاعت) کی طرف لے جاتا تو ہم ان کے پیروں بن جاتے اور اگر انہیں ہماری طرف لائے تو پھر انہیں ہمارا اتباع کرنا چاہیے۔

تمہارا براہو! میں نے کوئی مصیبت تو کھڑی نہیں کی اور نہ کسی بات میں تمہیں دھوکا دیا ہے اور نہ اس میں فریب کاری کی ہے۔ تمہاری جماعت ہی کی یہ رائے قرار پائی تھی کہ دو آدمی چن لئے جائیں جن سے ہم نے یہ اقرار لے لیا تھا کہ وہ قرآن سے تجاوز نہ کریں گے۔ لیکن وہ اچھی طرح دیکھنے جانے کے باوجود قرآن سے بہک گئے اور حق کو چھوڑ بیٹھے اور ان کے جذبات بے راہ روی کے متفضی ہوئے۔ چنانچہ وہ اس روشن پر چل پڑے (حالانکہ) ہم نے پہلے ہی ان سے شرط کر لی تھی کہ وہ عدل والنصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے اور حق کا مقصد پیش نظر رکھنے میں بد نیتی و بے راہ روی کو دخل نہ دیں گے۔ (اگر ایسا ہوا تو وہ فیصلہ ہمارے لئے قابل تسلیم نہ ہوگا)۔

--☆☆--

### خطبہ (۱۲۶)

اس میں بصرہ کے اندر برپا ہونے والے ہنگاموں کا تذکرہ ہے اے احلف! میں اس شخص کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک ایسے لشکر کو لے کر بڑھ رہا ہے کہ جس میں نہ گرد و غبار ہے، نہ شور و غوغاء، نہ لگاموں کی کھڑ کھڑا ہٹ ہے اور نہ گھوڑوں کے ہنہنائے کی آواز۔ وہ لوگ زمین کو اپنے پیروں سے جو شتر مرغ کے پیروں کے مانند ہیں روند رہے ہوں گے۔

سید رشی کہتے ہیں کہ: حضرت نے اس سے جلشیوں کے سردار طے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا:

ان لوگوں کے ہاتھوں سے کہ جن کے قتل ہو جانے والوں پر میں نہیں کیا جاتا اور گم ہونے والوں کو ڈھونڈھا نہیں جاتا، تمہاری ان آباد

اتَّبَعْنَا هُمْ، وَ إِنْ جَرَّهُمْ إِلَيْنَا  
اتَّبَعُونَا۔

فَلَمَّا أَتَ . لَا أَبَا لَكُمْ . بُجْرًا،  
وَ لَا خَنْلُكُمْ عَنْ أَمْرِكُمْ،  
وَ لَا لَبَسْتُهُ عَلَيْكُمْ، إِنَّمَا اجْتَسَعَ  
رَأْيُ مَلِيكُمْ عَلَى اخْتِيَارِ رَجُلَيْنِ،  
أَخْدُنَا عَلَيْهِمَا آنَ لَا يَنْتَعَدِيَا الْقُرْآنَ،  
فَتَاهَا عَنْهُ، وَ تَرَكَ الْحَقَّ وَ هُمَا  
يُبَصِّرَانِهِ، وَ كَانَ الْجَوْزُ هَوَاهُمَا  
فَمَضَيَا عَلَيْهِ، وَ قَدْ سَبَقَ اسْتِتْنَاهُمَا  
عَلَيْهِمَا . فِي الْحُكْمُمَةِ بِالْعَدْلِ، وَ الصَّمْدِ  
لِلْحَقِّ . سُوءَ رَأْيِهِمَا وَ جَوْزُ حُكْمِهِمَا .

-----☆☆-----

### (۱۲۶) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

فِيمَا يَخْبِرُ بِهِ عَنِ الْمَلَاحِمِ بِالْبَعْثَرَةِ  
يَا أَخْنَفُ! كَانَ فِيهِ وَ قَدْ سَارَ بِالْجَيْشِ  
الَّذِي لَا يَكُونُ لَهُ عُبَارٌ وَ لَا لَجَبٌ،  
وَ لَا قَعْقَعَةُ لُجْمٍ، وَ لَا حِمَحَةُ خَيْلٍ،  
يُشَيِّرُونَ الْأَرْضَ بِأَقْدَامِهِمْ كَانَهَا  
أَقْدَامُ النَّعَامِ .

يُؤْمِنُ بِذِلِّكَ إِلَى صَاحِبِ الزِّيْجِ . ثُمَّ  
قَالَ عَلَيْهِ:

وَيْلٌ لِّسَكِكُمُ الْعَامِرَةِ، وَ الدُّوْرِ  
الْمَزْرُوفَةِ الَّتِي لَهَا أَجْنَحَةٌ كَاجْنَحَةِ